محمد وسیم اختر مفتی

سمیہ رضی اللہ عنہا

[''سیر وسوانح'' کا یہ کالم مختلف اصحاب فکر کی نگارشات کے لیے مختص ہے۔اس میں شائع ہونے والے مضامین سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت یاسر بن عامر عنسی یمن کے رہنے والے تھے، اپنے گم شدہ بھائی کو تلاش کرتے ہوئے مکہ آئے۔ان کے دو دوسرے بھائی حارث اور مالک ان کے ساتھ تھے۔ یہ دونوں تو واپس چلے گئے، لیکن حضرت یاسر کو مکہ ایسا بھایا کہ وہیں بس گئے۔انھوں نے قبائلی رواج کے مطابق ابوحذیفہ بن مغیرہ مخزومی کے ساتھ جینے مرنے کا حلف اٹھالیا۔ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیہ بنت خباط رضی اللہ عنہا (یا خیاط) سے ان کی شادی کر دی۔ابن اسحاق کی شاذ روایت کے مطابق سمیہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام مسلم اور دادا کا لخم تھا۔جب عمار پیدا ہوئے تو ابوحذیفہ نے نومولود عمار کو آزاد کر دیا، لیکن یاسر اور عمار آخری وقت تک اسی کے ساتھ رہے۔ابوحذیفہ کی وفات بعثت نبوی سے پہلے ہوئی۔یاسر کے دو بیٹے اور تھے، عبداللہ اور حریث، حریث دور جاہلیت میں قتل ہو گئے تھے۔

مکہ نور اسلام سے منور ہوا تو حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کے خاندان نے ایمان قبول کرنے اور اس کا اظہار کرنے میں سبقت کی۔باندی ہونے کے باوجود حضرت سمیہ روشن دل و دماغ کی مالک تھیں۔اسلام کی طرف سبقت کرنے والے مسلمانوں، السابقون الاولون میں ان کا ساتواں نمبر تھا۔تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں منتقل ہو چکے تھے۔عبداللہ بن مسعود کی روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمار، سمیہ، صہیب، حضرت بلال اور مقداد اپنے اسلام کا اظہار کرنے والے پہلے سات نفوس تھے۔آپ کی حفاظت آپ کے چچا ابوطالب نے کی، ابوبکر کو ان کی قوم نے بچایا، باقی پانچوں کو مشرکین لوہے کی زرہیں پہنا کر تپتی دھوپ میں بٹھا دیتے۔غلام ہونے کی وجہ سے

ان کا دفاع کرنے والا کوئی نہ تھا۔ان میں سے کوئی نہ تھا جس نے مشرکین کی بات نہ مانی، بلال ہی تھے جنھوں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان کی پروانہ کی، ان کی قوم کو بھی ان کا خیال نہ ہوا۔کافروں نے ان کو بچوں کے حوالے کر دیا، وہ انھیں پکڑ کر مکہ کی گھاٹیوں میں گھومے پھرے، وہ ''اللہ ایک ہے''، ''اللہ ایک ہے'' کی صدا لگاتے رہے۔(مسند احمد: ۳۸۳۲، ابن ماجہ: ۱۵۰)اس روایت میں ساتواں نام مقداد بن اسود کا ہے جب کہ ابن سعد کی روایت میں جو جریر سے نقل ہوئی ہے مقداد کی بجاے خباب کا ذکر ہے۔راوی کی یہ بات کہ بلال کے علاوہ سزائیں جھیلنے والے ہر اولوالعزم نے مشرکوں کی مانگ پوری کی، یعنی بظاہر کفریہ کلمات کہہ کر تقیہ سے کام لیا، سیرت سمیہ کے مطالعے سے غلط ثابت ہو جاتی ہے تاہم عمار بن یاسر کی سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ضرور اس زمرہ میں شامل ہوئے۔

قبیلۂ بنو مغیرہ نے اپنی باندی سمیہ کو طرح طرح کی ایذائیں دیں، لیکن انھوں نے عمر رسیدہ اور ضعیف ہونے کے باوجود صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا۔سمیہ کے استقلال کو دیکھ کر مشرکین غصے سے پھٹے پڑتے۔سیدنا عثمان بتاتے ہیں، ایک بار میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ریگستان گئے جہاں عمار اور ان کے والدین پر تشدد کیا جا رہا تھا۔یاسر نے التجا کی، کیا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا؟ آپ نے جواب فرمایا، 'صبرًا یا آل یاسر، ان موعد کم الجنة'۔آل یاسر صبر سے چپکے رہو، تم سے جنت کا وعدہ ہے۔(مستدرک حاکم: ۵۶۴۶) پھر دعا فرمائی، 'اللّٰهم لا تعذب احدًا من آل یاسر بالنار'۔اے اللہ! آل یاسر میں سے کسی کو دوزخ کی سزا نہ دینا۔جسمانی سزائیں دینے کے علاوہ اہل مکہ کو مستضعفین کے ساتھ لین دین کرنے سے منع کر دیا گیا۔قریش کے تشدد سے سمیہ کے شوہر یاسر کی شہادت ہوئی تو ان کا ایمان اور پختہ ہو گیا۔تب ابوحذیفہ کے بیٹوں نے سمیہ کو اپنے چچا ابوجہل کی تحویل میں دے دیا۔وہ اہل ایمان کو ایذا پہنچانے اور تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔سمیہ اسے نظر حقارت سے دیکھتیں تو وہ غصے سے پاگل ہو جاتا۔ایک رات ابوجہل نے سمیہ کو بہت برا بھلا کہا اور ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب گالیاں دیں۔اس نے یہ بھی کہا، تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس لیے ایمان لائی ہو، کیونکہ وہ (معاذ اللہ) تمھاری خوب صورتی پر فدا ہیں۔سمیہ نے ابوجہل کو لعن طعن کی اور سخت باتیں کہیں۔اس کی سرکشی اور طغیان نے زور مارا، اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بھالا سمیہ کے پیٹ کے نچلے حصے میں دے مارا۔سمیہ اسی وقت تاریخ اسلام کی پہلی شہید کے منصب پر فائز ہوئیں۔آخری دموں میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ (میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں) کے کلمات ان کی زبان پر جاری تھے۔یہ روایت بھی ہے کہ ابوجہل نے سمیہ کی ٹانگیں رسی سے باندھ کر کھینچیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ابن عبدالبراور ابن اثیر نے ابن قتیبہ کی اس بات کو جسے بعد میں ذہبی نے بھی اختیار کیا غلط اور وہم محض قرار دیا ہے کہ یاسر کی شہادت کے بعد سمیہ حارث بن کلدہ کے رومی غلام یاسر ازرق کے نکاح میں آئیں اور سلمہ بن یاسر نے جنم لیا۔ان کا کہنا ہے کہ یاسر ازرق کا نکاح ثانی سمیہ ام زیاد سے ہوا تھا جو حارث بن کلدہ کی باندی تھی تو سلمہ بن ازرق عمار نہیں، بلکہ زیاد کا سوتیلا بھائی ہوا۔

سمیہ کی شہادت ہجرت نبوی سے سات سال پہلے ۶۱۵ء میں ہوئی۔ بعثت نبوی کے ابتدائی دور میں محض ایمان قبول کرنے کی پاداش میں انھیں شہید کر دیا گیا۔ان کے بیٹے عمار کو بھی تپتی دھوپ میں لٹا کر، ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ کر یا پانی میں غوطے دے کر ایذا دی جاتی رہی۔انھیں کہا گیا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دے دو، لات و عزیٰ کو بھلا کہہ دو تو ہم تجھے چھوڑ دیتے ہیں۔شدت تکلیف سے عاجز آ کر انھوں نے یہ سب کہہ دیا، پھر نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتے روتے آئے۔آپ نے سوال فرمایا، تم اپنے دل کو کس کیفیت میں پاتے ہو؟ جواب دیا، میں اسے ایمان پر مطمئن پاتا ہوں۔فرمایا، دوبارہ ایسی صورت حال پیش آئے تو پھر یہی کچھ کرنا۔اس موقع پر یہ ارشاد ربانی نازل ہوا:

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِهٖٓ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (سورۂ نحل:۱۰۶)

”جس شخص نے ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کیا ، وہ نہیں جو کفر پر زبردستی مجبور کیا گیا، اس حال میں کہ اس کا دل ایمان پر مطمئن تھا بلکہ وہ جس نے شرح صدر کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ٹوٹے گا اور ان کو بڑا سخت عذاب ملے گا۔“

جس وقت سمیہ کی شہادت ہوئی، اہل ایمان پر بڑا کٹھن وقت تھا اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔آپ کی دختر رقیہ اور آپ کے داماد عثمان کی قیادت میں مسلمانوں کا پہلا دس رکنی قافلہ کشتی کے ذریعے حبشہ روانہ ہو گیا۔

حیات نبوی میں سمیہ کا ذکر خیر منقطع نہ ہوا، کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو ابن سمیہ کہہ کر پکارتے۔عبداللہ بن مسعود بتاتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جب لوگ باہم جھگڑیں گے،”ابن سمیہ (عمار بن یاسر) حق کا ساتھ دیں گے۔“ ابن مسعود ہی کی روایت کردہ دوسری حدیث یوں ہے،”ابن سمیہ کو جب بھی دو باتوں میں سے ایک چننے کو کہا گیا، انھوں نے آسان تر (صحیح تر) کا انتخاب کیا۔“ (ترمذی:۳۷۹۹، ابن ماجہ:۱۴۸، مستدرک حاکم:۵۶۶۴) ہجرت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے ہی تھے کہ عمار نے کہا، ہمیں کوئی ایسی جگہ بنانی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

چاہیے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر سکیں اور نماز ادا کریں۔ پھر انھوں نے چند پتھر اکٹھے کیے اور مسجد قبا تعمیر کی۔ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھی۔ (مستدرک حاکم: ۵۶۵۵) اس موقع پر آپ نے فرمایا: ''تمھارے اوپر بڑا افسوس ہے، ابن سمیہ! (دوسری روایت: خوش ہو جاؤ، عمار!) تجھے ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔'' (مسلم: ۷۴۲۶، ترمذی: ۳۸۰۰، مستدرک حاکم: ۵۶۶۰) جنگ بدر کے دن ابو جہل جہنم واصل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا: ''اللہ نے تمھاری ماں کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچا دیا ہے۔''

مطالعۂ مزید: الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، سیر اعلام النبلا، ترجمۃ عمار (ذہبی)، الاصابہ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، نساء مبشرات بالجنۃ (احمد خلیل جمعہ)، Wikipedia۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com